© rasailojaraid.com

نہ کیا جاتا بلکہ اپنے اختلافی نوٹ لگا کر ان قابل اعتراض مقامات کی تصحیح کر دی جاتی تو بہتر ہوتا۔ لیکن موجودہ زمانے میں شاید یہی طریق جو صدیقی صاحب نے اختیار کیا ہے مناسب ہو۔

کتاب میں ٹائپ کی غلطیاں خال خال ہیں، کتاب نہایت اہتمام اور سلیقے سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب کا ٹائٹل سادہ ہے، لیکن اس میں پرکاری کا اظہار بھی ہے۔

نام کتاب : ''اسلامی روایات کا تحفظ''

مؤلف : ڈاکٹر جمیل واسطی

صفحات : ۱۶۰

قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر : قرطاس (ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ)

تبصرہ نگار : ملک نواز احمد اعوان،

اس قابل قدر کتاب کے مصنف ڈاکٹر سیّد جمیل واسطی صاحب مرحوم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ۲۵ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو لاہور میں ایک علمی اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے، ۱۹۲۰ء میں جمیل واسطی صاحب نے سیّد انوالہ گیٹ ہائی اسکول لاہور سے میٹرک کا امتحان پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے انگریزی ادب میں کیا، دوسرا ایم اے انگریزی ادب میں دہلی سے کیا اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلینڈ گئے جہاں پیمبر کالج کیمبرج سے ایم اے (کینٹب) کی ڈگری حاصل کی۔ لندن سے واپسی پر سینٹ اسٹیفن کالج دہلی سے وابستگی اختیار کی ۱۹۴۰ء سے ۱۹۴۳ء تک انگریزی ادب پڑھاتے رہے۔ ۱۹۴۳ء میں کراچی تشریف لے آئے اور سندھ مسلم کالج کراچی میں انگریزی ادب پڑھانا شروع کیا۔ اسی کالج سے انگریزی کے پروفیسر، نائب پرنسپل اور پرنسپل کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ ۱۹۵۱ء میں وزارت اطلاعات و نشریات سے وابستہ ہوئے، اس کے بعد وہ وزارت تعلیم سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہوئے، جہاں سے ۱۹۶۰ء میں ریٹائر ہوئے، اسی سال وہ سندھ یونیورسٹی حیدر آباد کے شعبہ انگریزی سے منسلک ہوئے، اور ۱۹۶۷ء تک وہاں رہے۔ جمیل واسطی صاحب شاعر بھی تھے، ان کے دو مجموعے ''فکر جمیل'' اور ''بہکی باتیں'' شائع ہوئے۔ نثر میں انہوں نے چار ناول لکھے۔ تاہم جمیل واسطی کی سب سے اہم کتاب اسلامی روایات کا تحفظ ہے۔ جو ان کے فکر انگریز مقالات کا مجموعہ ہے، جو ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۹ء کے عرصے میں لکھے گئے، اور جو ان کی عمیق فکر، سچی اسلامیت اور وسیلے علم کا عمدہ نمونہ ہیں، یہ اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے، پہلا ایڈیشن ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا تھا۔ حیرت انگریز امر یہ ہے کہ کتاب پڑھنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے یہ معلوم نہیں ہوتا یہ کتاب ساٹھ سال پرانی ہے۔ غالبًا ایسی تحریروں کو Ever Fresh یعنی سدا بہار کہا جاتا ہے۔ البتہ ان مقالات میں تحریر کئے گئے اعداد وشمار آج سے پون صدی قبل کے ہیں، کتاب کا موضوع نہایت ہی اہم ہے، اسلامی روایات کا تحفظ، اور یہ آٹھ مقالات پر مشتمل ہے۔ مقالہ اول علم وعمل اور مقالہ دوم مسلمانوں پر مغربی تہذیب کا اثر، مقالہ سوم پردہ، مقالہ چہارم تعدد ازواج، مقالہ پنجم خنزیر خوری، مقالہ ششم صنم پرستی مقالہ ہفتم نسلی تعصب مقالہ ہشتم تہذیب اسلامیہ کے کچھ اور پہلو تین ضمیمے مغرب میں عورت، اور ادب وفن کا ایک پہلو عربی سائنس اور یورپ کے نام سے آخر میں شامل کتاب ہے۔

کتاب میں مقالہ اول علم وعمل اور مقالہ دوم مسلمانوں پر مغربی تہذیب کا اثر اصل کی حیثیت رکھتے ہیں باقی مقالات اسی اصل کی تشریح مزید ہے۔

اپنے پہلے مقالے میں مسلمانوں کے زوال کی وجوہات پر گفتگو کی ہے اور انہوں نے مسلمانوں کو اقوام عالم کی برادری میں باعزت طور پر جینے کے لئے کچھ تجاویز دی ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

بنائے اسلام کی شکست اور یورپ کی فتح کی اصل وجہ یہ تھی کہ یورپ نے اسلامی دنیا سے سائنس کے حصول کے بعد سائنس اور مشینی صنعت کی ترقی اور اقتصادی تنظیم میں (جنہیں صلح وجنگ میں قوموں اور ملکوں کے عناصر قوت خیال کرنا چاہئے) اسلامی دنیا کے مقابلے میں زبردست برتری اور فوقیت حاصل کرلی اور جب یورپ کی اقوام نے ان طاقتوں کو صلح وجنگ کے مقاصد کے لئے مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا تو یورپ کی فتح اور اسلامی دنیا کی شکست اس کا لازمی نتیجہ تھی'' ''انسانی تاریخ وسیاست قوتوں کا مقابلہ ہے۔ قوت کو قائم رکھنا جہد للبقا کی شرط اولین ہے۔'' انہوں نے امت مسلمہ کے لئے اس صورت حال سے نکلنے کے لئے جو علاج تجویز کیا ہے۔

''ہمیں ایمان داری سے اس امر کو تسلیم کرلینا چاہے کہ ہم عناصر قوت کے حصول وارتقا میں یورپ سے بہت پیچھے ہیں یہ سمجھ لینا کہ ہم مذہبی ارتقا کی گفتگو کرنے سے یا سوٹ ہیٹ پہننے یا ناچنے گانے سے یورپ کے برابر آجاتے ہیں۔ اس عظیم الشان صنعتی اور اقتصادی ترقی کا مذاق اڑانا ہے۔ جس میں یورپ کو ہم پر وہ فوقیت حاصل ہے جو یورپ کی عالمگیر فتح اور اسلامی دنیا کی ہمہ گیر شکست کا باعث ہوئی، اسلامی دنیا جہد للبقا کے لئے سب سے بڑی ضرورت یورپ کی قوت کے اصل عناصر یعنی صنعتی ترقی اور اقتصادی تنظیم کا حصول ہے جس کے لئے درست عناصر قوت کا احساس اور ان کے حصول کے لےء درست کوشش درکار ہے''۔ کتاب سلیقے سے چھپی ہے، اور اسلامی و مغربی تہذیب کے حالیہ ٹکراؤ کے تناظر میں اس کا مطالعہ بے حد اہمیت رکھتا ہے، کتاب کے مطالعے کی پرزور سفارش کی جاتی ہے۔

© rasailojaraid.com